قرآنی بیان

اَنبیاء

پر اِعتِمَاد نہ کرنے کا وبال

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمّہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

08-November-2024

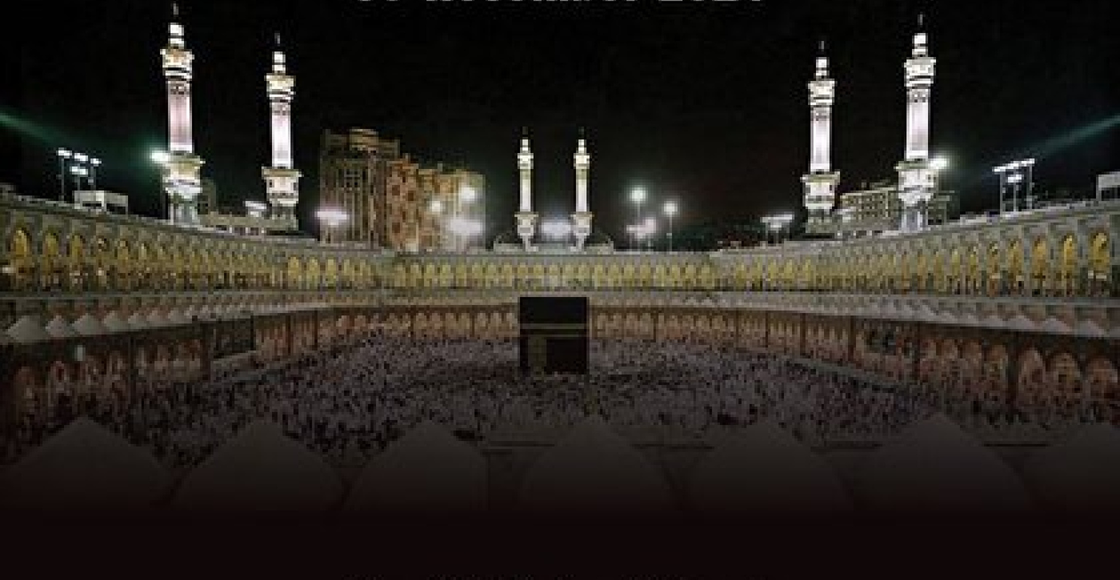

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے
8 نومبر، 2024ء (متوقع اسلامی تاریخ، 6 جمادی الاول، 1446ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

اَنبیا پر اِعْتِمَاد نہ کرنے کا وبال

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..70 افراد مرے، پھر زندہ ہوگئے (واقعہ)
- .. نبی پر اعتماد ایمان کی جان ہے
- ..پیٹ جھوٹا، قُرآن سچّا ہے (واقعہ)
- .. عقل کا دائرۂ کار

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ
Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

(تجاویز و شِکایات)

+92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

اَربعینِ عطّار، قِسط:2، صفحہ:6، حدیثِ پاک نمبر:6 ہے:

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اُس کا وضو نہیں، جو نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود نہ پڑھے۔[1]

وضاحت: علامہ عبد الرؤف مُناوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس شخص کا وُضو مکمل فضیلت والا نہیں، جو وُضو کے بعد نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔[2]

یہ وظیفہ ہے قوّتِ مومن ہونے دے گا نہ خم درود و سلام
طاعتیں سب اُسی سے ہیں مقبُول طاعتوں میں اَتَم درود و سلام
بلکہ یہ ہے مُتَمِّمُ الْاَعْمَال ہر عمل میں اَہَم درود سلام

وضاحت: مُتَمِّمُ الْاَعْمَال: یعنی اَعْمَال کو مکمل کرنے والا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:470، حدیث:5566۔

2 ... تیسیر شرح جامع صغیر، جلد:2، صفحہ:503 مفصلاً۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ:1، البقرۃ:55-56)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلَّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خُدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں کڑک نے پکڑ لیا، پھر تمہاری مَوت کے بعد ہم نے تمہیں زِندہ کیا تا کہ تُم شکر ادا کرو۔

70 افراد مَرے، پھر زندہ ہو گئے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تورات شریف لینے کے لئے کوہِ طُور پر تشریف لے گئے، پیچھے بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پُوجا شروع کر دی، آپ واپس تشریف لائے، اُنہیں توبہ کروائی، جُرم سخت تھا، تَوبَہ کا تقاضا پُورا کرنے کے لئے بنی اسرئیل کے 70 ہزار افراد قتل کئے گئے۔ اس کے بعد اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: بنی اسرائیل کے 70 افراد کو مُنتخب کیجئے! اُنہیں لے کر کوہِ طُور پر تشریف لائیے! یہ اللہ پاک کے حُضُور معذرت پیش کریں۔

یہ اللہ پاک کی طرف سے ایک بڑی کرم نوازی تھی کہ تھے یہ مُجرم، اِس کے باوُجود اِن پر عذاب نہیں اُتارا بلکہ اِنہیں توبہ کی توفیق بخشی، پھر مَعذِرَت پیش کرنے کی اجازت

بھی عطا فرما دِی، یہ 70 افراد وہ تھے جو بچھڑے کی پوجا میں شریک نہیں تھے، ان کو اپنے حُضُور حاضِری کا شَرف بھی بخش دیا۔

مگر یہ عجیب لوگ تھے۔ جُرم کرتے، اللہ پاک اِنعام فرماتا، یہ بجائے شکر کرنے کے ایک اَور جُرم کر ڈالتے۔ اس وقت ایسا ہی مُعَامَلہ ہوا، یہ 70 افراد کوہِ طُور پر آئے تھے کہ اللہ پاک کے حُضُور معذرت پیش کریں مگر انہوں نے کیا کِیا...؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذْ قُلْتُمْ (پارہ:1، البقرۃ:55)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب تم نے کہا

یعنی اے بنی اسرائیل! یہ واقعہ بھی یاد کرو! تمہارے بڑوں میں سے 70 افراد کو کوہِ طُور پر بُلایا گیا تھا، اُنہوں نے اللہ پاک کے حُضُور معذرت پیش کرنے، شکر ادا کرنے کی بجائے اُلٹا گستاخی کی، بولے:

یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (پارہ:1، البقرۃ:55)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں۔

ان کی اس گستاخی کی انہیں سزا ملی کہ

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پارہ:1، البقرۃ:55)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں کڑک نے پکڑ لیا۔

یعنی اُن 70 پر آسمان سے کڑک آئی، بجلی گِری، دیکھتے ہی دیکھتے یہ 70 کے 70 باری باری موت کے گھاٹ اُتر گئے۔

اب جب یہ 70 افراد مر گئے تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان پر رحم آیا، آپ نے

عرض کیا: اے اللہ پاک! یہ 70 یہاں مَر جائیں گے تو میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دُوں گا؟ لٰہذا اے رحمٰن ورحیم رَبّ! رحم فرما، اِنہیں دوبارہ زندہ فرما دے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ دُعا قبول ہوئی۔[1] اللہ پاک فرماتا ہے:

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۵۶ (پارہ:1، البقرۃ:56)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا؛ اللہ پاک کا قُرب رکھنے والوں، مَحْبُوب بندوں کی دُعا کی بَرَکت سے مُردے بھی زِندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

(1): شوقِ دِیدارِ الٰہی

پیارے اسلامی بھائیو! یہ قرآنی واقعہ جو ان آیات میں بیان ہوا، اس سے ہمیں 2 بڑی اہم باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں: (1): ان 70 افراد کا مطالبہ، وہ کیا تھا؟ ہمیں اللہ پاک کا دِیدار کروا دیا جائے (2): دوسرا ہے: اس مُطالبے کا اَنداز۔

جہاں تک بات ہے اُن کے مطالبے کی تو یہ شرعاً غلط نہ تھا۔ خُود اللہ پاک کے نبی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی یہ مطالبہ کیا تھا، جب کوہِ طُور پر حاضِری ہوئی، عرض کیا:

رَبِّ اَرِنِیْۤ (پارہ:9، الاعراف:143)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے ربّ! مجھے اپنا جلوہ دکھا۔

اللہ پاک نے فرمایا:

لَنْ تَرٰىنِیْ (پارہ:9، الاعراف:143)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تُو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا

[1]... تفسیر بغوی، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:55، جلد:1، صفحہ:51و52 خلاصۃً۔

پتا چلا: یہ شَوق کہ مجھے اللہ پاک کا دِیدار نصیب ہو جائے، یہ شَوق بہت اچھا ہے۔ احادیثِ کریمہ میں اس کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ مَحْبُوبِ ذِیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللہِ اَحَبَّ اللہُ لِقَائَہٗ جو اللہ پاک سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ پاک اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔(1)

نیک لوگ دِیدار کا شوق رکھتے ہیں

ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: فَطَالَ شَوْقُھُمْ اِلَی لِقَائِیْ وَاِنِّیْ اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا یعنی نیک لوگ مُجھ سے ملنے کا بہت شَوق رکھتے ہیں اور میں ان کی ملاقات کا ان سے زیادہ مُشْتَاق ہوں۔(2)

اللہ پاک نے اپنا دیدار عطا فرمایا

حضرت بِشْر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ ہوئے ہیں، آپ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا، پوچھا: شیخ وَرَّاق اور شیخ نَصر رحمۃُ اللہِ علیہما کس حال میں ہیں؟ فرمایا: اللہ پاک نے اُنہیں جنّتی نعمتیں عطا فرمائیں، خُوب مزے سے کھاتے پیتے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: آپ پر کیا عِنَایت ہوئی؟ فرمایا: اللہ پاک کو معلوم ہے کہ مجھے کھانے پینے میں رغبت نہیں ہے، لہٰذا اللہ پاک نے اپنا دیدار عطا فرما دیا۔(3)

اللہ پاک نے شوق پُورا فرما دیا

حضرت حارِث بن اَبُو اَوْفٰی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ اللہ پاک کے نیک بندے ہوئے ہیں، آپ کا

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب من احب لقاء اللہ...الخ، صفحہ:1598، حدیث:6507۔

2 ...حلیۃ الاولیاء، رقم:544، سھل بن عبد اللہ، جلد:10، صفحہ:202، رقم:14924۔

3 ...انوار جمالِ مصطفٰے، آدابِ تلاوتِ قرآن، صفحہ:331۔

ایک پڑوسی غیر مسلم تھا، ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گیا، آپ اس کی عِیادت کے لئے گئے اور اللہ پاک کی رحمت کے بھروسے پر فرمایا: کلمہ پڑھ لو! میں تمہارے لئے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ غیر مسلم بولا: جنّت سے بھی اعلیٰ چیز کی ضمانت دیجئے! آپ نے پھر اللہ پاک کی رحمت کے بھروسے فرمایا: ٹھیک ہے، کلمہ پڑھ لو! میں تمہیں اللہ پاک کے دِیدار کی ضمانت دیتا ہوں۔ یہ سُنا تو اس غیر مسلم نے شوقِ دِیدارِ اِلٰہی میں کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ خُدا کا کرنا یُوں ہوا کہ وہ اُسی بیماری میں مَر گیا۔ اُس کی مَوت کے بعد ایک دِن حضرت حارِث رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اُسے خواب میں دیکھا، پُوچھا: کیا گزری؟ کہا: میری رُوح کو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر کیا گیا۔ اللہ پاک نے فرمایا: تُو نے میرے دِیدار کے شوق میں کلمہ پڑھا تھا، فَلَكَ الرِّضَاءُ وَ اللِّقَاءُ پس تمہیں اپنی رِضا اور دِیدار دونوں عطا کئے جاتے ہیں۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ بڑی نیکی ہے۔ دِل میں اللہ پاک کے دِیدار کا شَوق ہونا چاہئے۔ اللہ پاک نصیب فرمائے۔

آمدِ حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی | اسی پردے میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا[2]

وضاحت: اللہ پاک کے دیدار کے مشتاقوں کو حشر کے دن کا انتظار ہے، یہ دنیا ہی تو اللہ پاک کے دیدار سے پردہ ہے، روزِ محشر تو دیدار کی دولت نصیب ہو گی۔

ضروری وضاحت

ایک وضاحت کر دُوں؛ دُنیا میں جاگتی آنکھوں کے ساتھ اللہ پاک کا دِیدار شرعًا جائز

1 ...نوادرُ القلیوبی، صفحہ: 59۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 21۔

نہیں ہے۔[1] صِرف وصِرف پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو یہ رُتبہ نصیب ہوا، آپ کے سِوا کسی کو نہیں مِل سکتا۔ اِس لئے دُنیا میں جاگتی آنکھوں کے ساتھ اللہ پاک کا دِیدار ملنے کی دُعا ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں! دِل میں اِس کا شَوق رکھئے! کیا خبر خواب میں یہ سَعَادت مِل جائے، یہ بھی نہ ہُوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جنّت میں تو ہر مسلمان کو یہ سَعَادت نصیب ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں اِیمان پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دِن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا[2]

وضاحت: جنَّت میں نیک بندوں کی دَعوت ہو گی، یہ فقیر بھی اُس دن کے اِنتظار میں ہے، خُدا دِن خیر سے لائے سخی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گھر (یعنی جنَّت میں) میزبانی نصیب ہو گی۔

(2): انبیائے کرام علیہم السَّلَام پر اعتماد نہ کرنے کا وبال

پیارے اسلامی بھائیو! بنی اسرائیل کے اُن 70 افراد کا یہ مُطَالبہ شرعاً درست تھا مگر اُنہوں نے جِس اَنداز میں یہ مُطَالبہ کیا، وہ اَنداز غلط تھا۔ اُنہوں نے کیا کہا:

یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (پارہ:1، البقرۃ:55)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں۔

یعنی اے موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام! جب تک آپ ہمیں اللہ پاک کا دِیدار کروا نہیں دیتے، ہم

1 ...دارالافتاء اہلسنت، ریفرنس نمبر: Nor:12987۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 37۔

آپ کا یقین ہی نہیں کریں گے۔

یعنی اُنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اعتماد نہیں کیا[1] اُن کی بات کو ماننے کی بجائے، اپنی آنکھ سے دیکھنے کی بات کی، یہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر بد اعتمادی تھی، جس کی اُنہیں سزا ملی، اِسی وقت آسمان سے بجلی گری اور یہ سب مَوت کے گھاٹ اُتر گئے۔

پتا چلا؛ نبی کی زبان پر اعتماد نہ کرنا، بہت بڑا جُرم ہے، جس کی سزا بہت سخت ملتی ہے۔

نبی پر اعتماد ایمان کی جان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰه! مسلمان ہیں۔ **مسلمان** کا معنیٰ جانتے ہیں کیا ہے؟ اللہ و رسول کے فرمان کے سامنے سَر جھکانے والا۔ یعنی سچّا پکّا مسلمان وہ ہوتا ہے، جو اللہ و رسول کے فرمان کے مُقَابلے میں اپنے دِل، دِماغ، آنکھ، کان وغیرہ کی نہیں سُنتا بلکہ جو کچھ فرما دیا جائے، اُس کو دِل کی گہرائی سے چُپ چاپ آنکھیں بند کر کے مَان لیتا ہے۔ اور یہ جو اعتماد ہے، یعنی نبی کے فرمان پر پکّا یقین...!! یہ اِیمان کی جان ہے۔ جو اللہ و رسول کے ارشادات پر بِن دیکھے اِیمان لے آتے ہیں، ان کی تعریف میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (پارہ:1، البقرۃ:3)	تَرْجَمۂ کَنْزُالْعِرْفَان: وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت کے تحت مشہور مُفَسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اِعتماد ہونا اِیمان کی حقیقت ہے، چیز کو دیکھ کر یا سُن کر تو ہر شخص مان لیتا ہے مگر وہ چیز جو اِس سے غیب ہو اور عقل میں نہ آئے،

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، البقرۃ، زیرِ آیت:55، جلد:1، صفحہ:397 خلاصۃً۔

اُس کو صِرف اِس لئے مَان لینا کہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے، یہ اِس بات کی دَلیل ہے کہ اُس کے دِل میں اِطاعت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: سچ پُوچھو تو اِیمان کی جان تو یہ ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خبر پر اپنے حَوَّاس (آنکھ، کان اور عقل وغیرہ) سے زیادہ اِعتماد ہو، اگر ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دِن ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اِس وقت رات ہے تو ہماری آنکھ جُھوٹی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سچّے ہیں کیونکہ ہماری آنکھ ہزار دفعہ غلطی کر جاتی ہے مگر ان کا فرمان کبھی غلط نہیں ہوتا۔ (1)

شاہانِ جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمانِ الٰہی ہے فرمان مُحَمَّد کا
حُور و مَلک و غِلماں جِنّ و بَشر و حَیواں
لیتے ہیں سبھی سَر پر فَرمان مُحَمَّد کا (2)

بکری کی ٹانگیں

حضرت ابو عُبَیۡد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی کھانے پر دعوت کی، بکری کا گوشت بنایا۔ کھانا شروع ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَاوِلۡنِیۡ ذِرَاعَھَا مجھے اِس کی دَستی (اگلی ٹانگ) دو! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دَستی کا گوشت پسند تھا۔ حضرت اَبُو عبید رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دستی پیش کی۔ کچھ دیر کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: نَاوِلۡنِیۡ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، البقرۃ، زیرِ آیت: 3، جلد: 1، صفحہ: 128 ملتقطًا۔
2 ... قبالۂ بخشش، صفحہ: 74۔

اَلذِّرَاعَ مجھے دستی دو۔ حضرت اَبُو عبید رَضِیَ اللہُ عنہ نے دوسری دَسْتی بھی پیش کر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: نَاوِلۡنِی الذِّرَاعَ مجھے دَسْتی دو! حضرت ابو عبید رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّیْہُ اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ (یعنی ایک بکری کی اگلی ٹانگیں 2 ہی ہوتی ہیں اور 2 میں پیش کر چکا ہوں)۔ اس پر رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر تم خاموش رہتے تو جب تک میں مانگتا جاتا، تم بکری کی دَسْتی مجھے دیتے جاتے، بکری کی دَسْتیاں کبھی ختم نہ ہوتیں۔ (1)

یہاں دیکھئے! صحابیِٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیسی پیاری تربیت کی گئی ہے۔ بکری کی دستیاں 2 ہوتی ہیں، یہ بات بالکل واضح ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی جانتے ہیں، صحابیِٔ رسول بھی جانتے ہیں لیکن رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تربیت فرمائی کہ آنکھوں دیکھی حقیقت پر نہ جاؤ! میرے فرمان پر بُنیاد رکھو! آج اگر تم میرے فرمان پر آنکھیں بند کر لیتے تو میں مانگتا جاتا اور تم دیتے جاتے، بکری کی دستیاں کبھی ختم نہ ہوتیں۔

پتا چلا؛ ہماری آنکھ جو کچھ دیکھ رہی ہے، اگر اللہ و رسول کا فرمان اس کے اُلٹ بھی ہو تو ہماری آنکھ جھوٹی ہے، اللہ پاک و رسول کا فرمان سچّا ہے۔

حضرت خُزیمہ کی بے مثال گواہی

حدیث پاک میں ہے کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عرب کے دیہاتی سے گھوڑا خرید ا، وہ بیچ کر مُکَر گیا اور گواہ مانگا، جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ تیرے لئے

---

(1)...دارمی، مقدمہ، باب ما اکرم بہ...الخ، صفحہ:40، حدیث:45۔

خرابی ہو، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کیونکہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں حضرت خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حاضِر ہوئے اور گفتگو سُن کر بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو نے حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ گھوڑا بیچا ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُم تو مَوْقع پر موجود ہی نہیں تھے، پھر تُم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں اور **ایک روایت میں ہے:** میں حضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لائے ہوئے دِین پر اِیمان لایا ہوں اور یقین جانا کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حق ہی فرمائیں گے، میں آسمان وزمین کی خبروں پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کرتا ہوں تو کیا اُس اَعْرابی کے مُقابلے میں تَصدِیق نہ کروں گا۔ اِس کے انعام میں حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اُن کی گواہی 2 مَردوں کی گواہی کے برابر فرما دی اور ارشاد فرمایا: خُزیمہ جس کسی کے نفع، خواہ نقصان کی گواہی دیں ایک انہیں کی گواہی کافی ہے۔ (1)

پیٹ جُھوٹا، اللہ پاک کا فرمان سچّا ہے

بخاری شریف میں روایت ہے، ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے بھائی کا پیٹ چل رہا ہے (یعنی اُسے دَست آرہے ہیں)۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان کے اَنداز دیکھئے! پیٹ چَل رہا ہے، دَست آرہے ہیں تو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے لیکن صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان جانتے تھے کہ سب طبیبوں

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الاقضیۃ، باب اذا علم الحاکم صدق...الخ، صفحہ: 572، حدیث: 3607 مفصلاً۔
2 ...بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، صفحہ: 1441، حدیث: 5684۔

کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب ہی ہیں، جو دِلوں کو بُری عادتوں سے شفا دے سکتے ہیں، ظاہِری بیماریوں سے بھی نجات بخش سکتے ہیں۔

مریضانِ جہاں کو تُم شفا دیتے ہو دَم بھر میں
خُدارا دَرد کا ہو میرے دَرماں یارَسُولَ اللہ![1]

خیر! اِن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے بھائی کی بیماری کے مُتَعَلِّق عرض کیا، مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِسے شہد پِلاؤ! وہ واپس گئے، اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ اب مسئلہ حَل ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا، یعنی پہلے سے زیادہ دَسْت آنا شروع ہو گئے۔ پھر حاضِر ہوئے، مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: اِسے شہد پلاؤ! واپس گئے، دُوبارہ شہد پلایا۔ مسئلہ اور بھی بڑھ گیا۔ تیسری بار حاضِر ہوئے، عرضی پیش کی، پھر یہی اِرشاد ہوا، واپس گئے، اَور شہد پِلا دیا۔ مسئلہ اور بھی زیادہ بڑھ گیا۔ چَوتھی بار پھر حاضِر ہوئے، درخواست پیش کی، فرمایا: اللہ پاک سچّا، تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (یعنی مجھے تمہارے بھائی کی بیماری سے مُتَعَلِّق اللہ پاک نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا عِلاج شہد میں ہے، اگر شہد پینے سے بیماری ٹھیک نہیں ہو رہی، تو بھی اللہ پاک کا فرمان سچّا ہے، قُصُور تمہارے بھائی کے پیٹ کا ہے)، اب کی بار پھر جاؤ! اور اُسے شہد پِلا دو! اَب کی بار وہ صحابی وَاپس گئے، شہد پلایا تو اُنہیں آرام آ گیا۔[2]

اب یہاں دیکھئے! ایک تو پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا بے مثل و بے مثال ایمان ہے کہ اللہ پاک نے وحی وغیرہ کے ذریعے یہ فرمایا ہے کہ اِس بیماری کا عِلاج شہد سے ہو گا مگر 3 بار شہد پِلانے کے باوُجود عِلاج نہیں ہوا، مَحْبُوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس

---

1 ...قبالۂ بخشش، صفحہ: 226۔

2 ...بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، صفحہ: 1441، حدیث: 5684 مفصلاً۔

پر کیا فرمایا: اللہ پاک سچّا ہے، تمہارے بھائی کا پیٹ جُھوٹا ہے۔[1]

معلوم ہوا؛ سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا بھی یہی دَرْس ہے کہ ہماری آنکھوں دیکھی بات غلط ہو سکتی ہے مگر اللہ پاک کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

پھر اِن صحابیِ رَسول رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِیْمان پر قُربان جائیے! ہم ایک بار ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، آرام نہ آئے تو دوبارہ جاتے ہیں، ڈاکٹر دوائی بدل دیتا ہے، کچھ ڈھارس بندھ جاتی ہے کہ اِس دَوا سے آرام آجائے گا، اِس سے بھی نہ آئے تو ہم ڈاکٹر ہی بدل لیتے ہیں۔ اِن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا اِیمان دیکھئے! دَوا سے آرام تو کیا آنا تھا، مَرض اَور بڑھ گیا، پھر حاضِر ہوئے، وہی دَوا ملی، مَرض اور بڑھ گیا، پھر حاضِر ہوئے، دَوا وہی دِی گئی، بار بار چکّر لگتے ہیں، نہ دوا بدل رہی ہے، نہ آرام آرہا ہے، اس کے باوُجود بددِل نہیں ہوئے، اتنے چکروں کے باوُجود اعتماد نہیں ٹوٹا، جانتے ہیں کہ آرام مِلنا ہے تو اُنہی کے دَرِ پاک سے مِلنا ہے۔ اِیمان ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جو مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرما دِیا، اب دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے، مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فَرمان سے ہمارا اِیْمان نہیں ہٹنا چاہئے۔

سچی بات سِکھاتے یہ ہیں ۔۔۔ سِیدھی رَاہ دِکھاتے یہ ہیں
ٹُوٹی آسیں بَنْدھاتے یہ ہیں ۔۔۔ جُھوٹی نَبْضِیں چَلاتے یہ ہیں
دَافِع یعنی حَافظ و حَامی ۔۔۔ دَفعِ بَلا فَرماتے یہ ہیں
اِن کا حُکم جہاں میں نافِذ ۔۔۔ قبضہ کُل پہ رَکھاتے یہ ہیں

وضاحت: یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ احادیث مبارکہ میں بتائے گئے علاج بھی تجربہ کار طبیب

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:218۔

کے مشورے کے مطابق کرنے چاہئیں کیوں کہ ہر ایک کی طبیعت اور کیفیت ایک جیسی نہیں ہوتی، کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز کسی کے لئے فائدے مند اور کسی کے لئے نقصان دِہ ہوتی ہے۔

روزِ قیامت اَہْلِ فَتْرَت کا حال

انسانوں کا ایک طبقہ ہے، جنہیں اَہْلِ فَتْرَت کہتے ہیں۔ اِس سے مُراد وہ لوگ ہیں، جن تک کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی تبلیغ نہیں پہنچی۔[1] جیسا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے تک کے زمانہ کو زمانۂ فترت کہتے ہیں اور اس زمانہ کے لوگوں کو **اصحابِ فترت** کہا جاتا ہے۔[2]

قیامت والے دِن اِن کا حشر کیسے ہو گا؟ کیا یہ جنّت میں جائیں گے یا جہنّم کے حقدار ہوں گے، **اس تعلق سے روایات میں ہے:** قیامت والے دِن اُن لوگوں کو جمع کیا جائے گا، اللہ پاک فرمائے گا: تم سب جہنّم میں چلے جاؤ...!!

یہ حکم سُن کر اُن کے 2 گروہ ہو جائیں گے، ایک گروہ تو حکم سُنتے ہی جہنّم کی طرف دوڑ پڑے گا، دوسرا گروہ عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہے گا: اے اللہ پاک! ہم کس جُرم میں جہنّم میں جائیں، ہم تک تو تیرا دِین پہنچا ہی نہیں۔

اب وہ لوگ جو حکم سُنتے ہی جہنّم کی طرف دوڑ پڑیں گے، اُنہیں واپس بُلا لیا جائے گا، کہا جائے گا: جیسے آج تم نے حکم مان لیا، یُونہی دُنیا میں تم تک دِین پہنچتا تو تُم مان لیتے۔ لہٰذا تم جنّت کے حق دار ہو۔ دوسرے لوگ جو اللہ پاک کے حکم کے مقابلے میں اپنی عقل کے

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:28، صفحہ:438۔

2 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:19، جلد:6، صفحہ:327۔

گھوڑے دوڑائیں گے، اُن سے فرمایا جائے گا: تم نے جیسے آج حکم نہیں مانا، دُنیا میں دِین پہنچتا تو تب بھی نہ مانتے، لہٰذا تم جہنّم کے حق دار ہو۔[1]

پتا چلا؛ اَصْل امتحان ہی یہ ہے کہ کون اللہ و رسول کا حکم چُپ چاپ، بِن دیکھے مان لیتا ہے، کون اللہ و رسول کے حکم کے مقابلے میں عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے۔ لہٰذا اللہ و رسول کے فرمان پر دِل کی گہرائی سے پکّا یقین رکھئے! کوئی بات ہماری سمجھ میں آتی ہے تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے، اگر ہماری سمجھ میں نہیں آتی تو ہماری سمجھ چھوٹی ہے، اللہ و رسول کا فرمان ہماری عقل سے بہت اُونچا ہے، اُسے مان لیجئے!

عقل پرستی کا فتنہ

آج کل جہاں بہت سارے فتنے پھیل رہے ہیں، اُنہیں میں ایک فتنہ ریشنل اِزم (**Rationalism**) یعنی عقل پرستی کا بھی ہے۔ ویسے یہ بہت پُرانا فلسفہ ہے۔ شاید بہت سارے لوگ اِس فلسفے کو جانتے ہی نہ ہوں لیکن اَب آکر اِس کے اَثَرات بہت عام ہوتے جارہے ہیں، جیسے دیکھئے! اپنی عقل کی بات کرتا ہے، دِینی اَحْکام کے مقابلے میں اپنی سمجھ کی بات کی جاتی ہے ❁ کسی کو سُود کا حرام ہونا سمجھ نہیں آتا ❁ کوئی کہتا ہے: اِسلام نے پَردے کا حکم کیوں دیا؟ ❁ کوئی کہتا ہے: وَرَاثت میں عَورت کا آدھا حِصّہ کیوں ہے؟ ❁ بعض نادان خَوَاتین کو شِکوہ ہوتا ہے کہ مَرد کو حَاکمیت کیوں دی گئی؟ ❁ مَرد کو 4 شادیوں کی اِجازت ہے تو عورت کو کیوں نہیں ہے؟ ❁ عَورتوں پر پابندیاں اِسلام نے کیوں لگائی ہیں؟ وغیرہ وغیرہ کئی ایک دِینی مسائِل ہیں، جو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتے، جب سمجھ میں آتے ہیں تو ان

1 ... مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ، صفحہ: 13 خلاصۃً۔

پر عَمَل نہیں کرتے بلکہ بعض نادان تو ضِد اور ہَٹ دَھرمی پر اُترتے ہیں، اِس سے اِنْکار کی طرف بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ایسی نادانی سے مَحْفُوظ فرمائے۔

حُصُولِ عِلْم کے 3 ذرائع

دیکھئے! کسی چیز کا عِلْم آنے کے 3 ذرائع ہوتے ہیں: (1): ایک ذریعہ ہے ہمارے حوّاس یعنی آنکھ، کان وغیرہ، بہت ساری چیزوں کو ہم دیکھ کر پہنچا لیتے ہیں، نیچے زمین ہے، اُوپَر آسمان ہے، آسمان پر ستارے چمکتے ہیں۔ ہم نے آنکھ سے دیکھا اور پہچان لیا، اتنی سی معلومات کے لئے ہمیں کچھ بھی سیکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی (2): عِلْم آنے کا دوسرا ذریعہ ہماری عقل ہے۔ بہت سارے عُلُوم وہ ہیں، جو ہم آنکھ، کان وغیرہ کے ذریعے نہیں سیکھ سکتے، اِن کے لئے ہمیں اپنی عقل کا استعمال کرنا پڑتا ہے، جیسے ❁ ریاضی ہے ❁ سائنس ہے ❁ فزکس ❁ کیمسٹری وغیرہ، وہ عُلُوم جو سیکھنے کے لئے ہمیں سکول جانا پڑتا ہے (3): عِلْم کا تیسرا ذریعہ وحی ہے۔ ہمارے ❁ وہ معاملات ❁ وہ مسائل ❁ وہ مشکلات جو ہم عقل کے ذریعے بھی حل نہیں کر سکتے، وہ باتیں سکھانے کے لئے اللہ پاک نے انبیائے کرام علیہم السّلام بھیجے، اُن پر وحی نازِل فرمائی اور ہم تک دِین کا عِلْم پہنچایا۔

پتا چلا؛ وَحْی اور دِین کی باتیں شروع وہاں سے ہوتی ہیں، جہاں عقل کی پہنچ ختم ہو جاتی ہے۔ جب دِین کا درجہ وہ ہے جہاں تک عقل کی پہنچ ہی نہیں ہے تو خُود سوچئے! ہم دِین کو اپنی عقل پر تول کیسے سکتے ہیں؟

عقل کا دائرۂ کار

ایک تاریخ دان نے اس کی بڑی پیاری مثال دی ہے، لکھتے ہیں: عقل کی مِثال سُنار

کے ترازُو جیسی ہے۔ سُنار کا تَرازُو بڑے کمال کا ہوتا ہے، یہ صِرْف گرام ہی نہیں بلکہ رَتّی اور ماشے بھی بتا دیتا ہے مگر اس تَرازُو پر ہم پہاڑ کو نہیں تول سکتے، اگر بڑا سا پتھر اس چھوٹے سے تَرَازُو پر رکھ دیں گے تو تَرازُو ٹوٹ جائے گا۔ ایسے ہی دِین جو ہے، اُس کی مِثال پہاڑ جیسی ہے، عقل کی مثال اُس چھوٹے سے تَرَازُو جیسی ہے۔ ہم دِینی اَحْکام و مسائل کو اپنی عقل سے نہیں تَول سکتے، اگر وَحْی کے دَائرے میں عقل کو استعمال کریں گے تو بھٹک جائیں گے۔ اِس لئے دِینی احکام و مسائل کی جو حکمتیں سمجھ آتی ہیں، اُس پر اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے! اگر سمجھ نہیں آتیں تو مان لیجئے کہ ہماری سمجھ چھوٹی ہے، اللہ و رسول کے اِرْشَادَات ہماری سمجھ سے بہت اُونچے ہیں۔(1)

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نُور | چراغِ راہ ہے مَنْزِل نہیں ہے

وضاحت: جب دین و شریعت کی بات آئے تو عقل کی نہیں بلکہ دین کی بات ماننا پڑے گی کہ اللہ پاک کا یہ تحفہ منزل تک پہنچنے کے لئے ایک آلہ ہے نہ کہ منزل، منزل تو اللہ پاک اور اس کے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات مانتے ہوئے آخرت میں کامیاب ہونا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ❀ عقل مند ہونا ❀ قدرتِ الٰہی اور دینی معاملات میں غور و فکر کرنا، اچھی بات ہے، اسلام اس کی اہمیت کو بیان بھی کرتا ہے، البتہ ایسی عقل ❀ جو اللہ پاک اور اس کے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے خلاف ہو ❀ جس کی وجہ سے بندہ دینِ اِسلام کے احکام پر اعتراضات کرے ❀ شریعت کے احکامات کے مقابلے میں اپنی عقل کو استعمال کرے، ایسی عقل، عقل مندی نہیں بلکہ عقل پرستی ہے۔

---

1 ... مقدمۃ ابن خلدون، الفصل السادس من الکتاب، الفصل العاشر فی علم الکلام، صفحہ:425 خلاصۃً۔

اِعتماد تو کرنا ہی پڑے گا

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں ہمیں کسی نہ کسی پر اعتماد تو کرنا ہی پڑتا ہے۔ دیکھئے! میں ایک مثال عرض کروں؛ اس دُنیا میں اِنْسان کی اِبتدا کیسے ہوئی، اس تعلق سے ایک نظریہ ڈارون نے دیا کہ اِنْسان پہلے بندر تھا، پھر ترقی کرتے کرتے اِنْسان بَن گیا۔ جتنے غیر مسلم ہیں، عقل پرست ہیں، جن کا دعویٰ ہے کہ عقل ہی سب کچھ ہے، ہم اپنی عقل سے سارے مسئلے حل کر سکتے ہیں، ہمیں دِین کی ضرورت ہی نہیں ہے، یہ بے عقل ڈارون کی اس بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ ڈارون کون تھا؟ ایک غیر مسلم تھا اور قرآنِ پاک نے غیر مسلم کو جانور سے بدتر کہا۔

دوسری طرف قرآن وحدیث کے ارشادات ہیں کہ انسان کی ابتدا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ہوئی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے اپنی قُدرت سے تخلیق فرمایا۔ یہ بات ہمیں کس نے بتائی ❁ مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ❁ وہ ہستی جو اُنگلی اُٹھائیں تو چاند 2 ٹکڑے ہو جاتا ہے ❁ اشارہ فرمائیں تو ڈوبا سُورج پلٹ آتا ہے ❁ جن کے حُضُور جانور سجدے کرتے ہیں ❁ درخت جن کی سلامی کو جھکتے ہیں ❁ پتھر جن کے کلمے پڑھتے ہیں۔ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایسے باکمال رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ نصیب اپنا اپنا ہے، کسی نہ کسی کی بات پر تو اعتماد کرنا ہی پڑے گا۔ اِن مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات سے نکلیں گے تو غیر مسلموں کے ڈھکوسلے (یعنی بے بنیاد باتیں اور فریب) ماننے پڑیں گے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں:

دِل کو جو عقل دے خُدا، تیری گلی سے جائے کیوں[1]

---

1 …حدائقِ بخشش، صفحہ:94۔

اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ کہ اِس دَر کا ہُوا، خَلْقِ خُدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اِس دَر سے پھرا، اللہ اُس سے پھر گیا[1]

لہٰذا اِدھر اُدھر کی ٹھوکریں کھانے سے بہتر بلکہ لازِم اور ضروری یہ ہے کہ ہم مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو دِل و جان سے تسلیم کر لیں۔ بنیاد عقل پر نہیں بلکہ بنیاد عشق پر رکھیں۔

عقل کو تنقید سے فُرصت نہیں | عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

پنجابی میں کہتے ہیں نا:

عِشْق دِے جھلَّے اِیْ نَمْبَرْ لَے گئے
عَقْل مَنْدَاں اَیْوِیں عُمْراں گَالِیَاں

حضرت بِلال رَضِیَ اللهُ عنہ عاشِقِ رسول تھے، قیامت تک آنے والوں کے سردار بن گئے، ابو جہل اور ابولہب وغیرہ اپنی عقل کے گھمنڈ میں رہے، ذلیل وخوار ہو گئے۔ لہٰذا

عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

فتاویٰ رضویہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لله! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، ابھی حال

1...حدائقِ بخشش، صفحہ: 52۔

ہی میں ایک شان دار موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **فتاویٰ رضویہ (Fatawa Razwia)** ❁ اس ایپلی کیشن میں فتاوی رضویہ کی تمام جلدیں شامل ہیں اور ہر جلد کے تحت رسائل اور موضوعات کی مختصر فہرست بھی شامل کی گئی ہے ❁ فتاوی رضویہ کے تمام رسائل (جو اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے پوچھے گئے، سُوالات کے جوابات میں تحریر فرمائے تھے اِن) کی علیحدہ فہرست بھی موجود ہیں ❁ ایپلی کیشن میں بہت ہی عمدہ فیچر ایڈوانس سرچ (Advanced Search) کا ہے، جس کے ذریعے اپنی مطلوبہ بات کو بہت آسانی کے ساتھ سرچ کر سکتے ہیں، کسی خاص جلد یا خاص رسالے میں بھی سرچ کرنے کی سہولت موجود ہے ❁ جلد کو منتخب کر کے اُس میں مطلوبہ صفحہ (Page) پر جا سکتے ہیں ❁ الفاظ کا فونٹ سائز (Font Size) بھی اپنی مرضی سے ایڈجسٹ کر سکتے ہیں ❁ ایپلی کیشن میں اپنی پسندیدہ بات کو نوٹس (Notes) کے فیچر میں لکھ کر محفوظ اور پسندیدہ (Favorites) لسٹ میں شامل اور شئیر (Share) بھی کیا جا سکتا ہے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: آن لائن یا موبائل فون پر نکاح جائز نہیں۔

وضاحت: آج کل یہ مسئلہ بہت عام ہے، بعض دفعہ دُلہا دوسرے ملک میں ہوتا ہے، دلہن کسی اور ملک میں ہوتی ہے، اَہلِ خانہ کا یہ ذِہن بنتا ہے کہ چلو! موبائل پر یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے ویڈیو کال پر لے کر نِکاح پڑھا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نِکاح

نہیں ہوتا۔ نِکاح درست ہونے کے لئے شریعت نے کئی شرطیں رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہوں۔ موبائل وغیرہ کے ذریعے جو نِکاح پڑھایا جاتا ہے، اس میں ایجاب و قبول چونکہ ایک مجلس میں نہیں ہوتے، اس لئے اس طرح نِکاح ہوتا ہی نہیں ہے۔[1] مسئلہ بہت اَہَم ہے اور نِکاح، طلاق کے مسائل میں بہت باریکیاں بھی ہوتی ہیں، لہٰذا جب کبھی ایسا موقع ہو، ایسی کوئی صُورتِ حال بن جائے کہ دولہا، دلہن ایک جگہ موجود نہ ہوں، پھر بھی ان کا نِکاح کروانا ہی ہو تو دار الافتاء اہلسنت سے رابطہ کر کے اس کا درست مسئلہ پُوچھ کر پھر ہی کوئی قدم اُٹھائیے! بعض دفعہ ایک معمولی سے غلطی ساری زندگی کے لئے گُناہوں کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بِسْمِ اللہ شریف کی برکات (وظیفہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جو شخص بِلاناغہ 7 دن تک روزانہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 مرتبہ (اوّل آخِر ایک بار درودِ پاک) پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کی ہر حاجت پوری ہو گی۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...ردالمحتار علی الدر مختار، کتاب النکاح، مطلب التزوج بارسال کتاب، جلد:4، صفحہ:86 ملتقطاً۔
2 ...فیضانِ سنّت، فیضان بسم اللہ، صفحہ:134۔